تبصرہ کتب

Jesus: The Search for Truth

(حضرت عیسیٰ: سچائی کی تلاش)

مصنّف : شیخ محمد حفیظ

ناشر : انٹر فیتھ پبلی کیشنز، اسٹریٹ ۶۳، ایف ۷/۳، اسلام آباد

اشاعت : ۱۹۹۵ء

صفحات : ۵۴۳+۶

قیمت : درج نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام، بائبل اور مسیحیت کے بارے میں مسلمانوں کی طرف سے لکھی گئی کتابوں میں زیر نظر کتاب ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ کتاب کے نام سے اس کے موضوعات کی وسعت کا پورا پورا اندازہ نہیں ہوتا۔ ۱۰"×۸" کے بڑے سائز پر شائع شدہ یہ کتاب ۱۹ ابواب اور چار ضمیموں پر مشتمل ہے۔ ابواب کی تفصیل یہ ہے: بائبل کی بنیاد، بائبل کی استنادی حیثیت، مسیح — یہودیوں کی امیدوں کا سہارا، ولادت عیسیٰ علیہ السلام، ابتدائی ایام، یروشلم کا سفر، گرفتاری اور مقدمہ، تصلیب و تدفین، لاش غائب ہونے کی اصلیت، صلیب کے متعلق سوالات، حضرت عیسیٰ اور اُن کے حواری، معجزات اور پیغام، صرف جزوی سچائی نہ کہ مکمل سچائی، افسانہ کیسے پروان چڑھا؟، بنیادی مسیحی ایمان، الوہیتِ مسیح، مبتدعین، ہسپانوی مذہبی عدالتوں کے مسلمانوں پر مظالم، درخت اور اس کا پھل۔

کتاب کے چار ضمیموں میں سے ایک "یہ سب کچھ بائبل میں ہے۔" ۲۷ صفحات پر محیط ہے اور اپنے طور پر ایک پوری کتاب ہے۔ اس میں بائبل کے تضادات، بے تکے نظریات، فحش نگاری، ظلم و غارت گری کی تائید و تلقین، توہمات، اعدادی اغلاط، ابہامات، تحریفات اور اضافے، حوالوں اور اقتباسات کی غلطیاں، غلط اور نا تمام پیشین گوئیاں وغیرہ جیسے متعدد ذیلی عنوانات کے تحت بائبل کے مندرجات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

کتاب مصنّف کے وسیع مطالعے اور تحقیقی ذوق کی عکّاس ہے۔ کتاب کا ایک اہم مقصدِ تالیف یہ

بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد جو مغربی ممالک میں جا کر آباد ہو گئی ہے اور جسے آئے دن مسیحیت کے پیروکاروں سے واسطہ پڑتا ہے، اسے مسیحیت کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کرایا جائے۔ مصنّف اپنے مقصد میں پورے طور پر کامیاب ہیں۔ کتاب میں مسلمانوں کے لیے بائبل اور مسیحیت کے متعلق تمام ضروری معلومات بڑی محنت اور تحقیق سے یک جا کر دی گئی ہیں۔ اُمید ہے پیشِ نظر قارئین میں اسے بھرپور پذیرائی حاصل ہو گی۔

زیر نظر کتاب کی اہمیت اور افادیت کی وضاحت کے لیے ایک بحث کی طرف توجہ دلانا کافی ہو گا۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ "کسی بھی کتاب کا اتنی سہولت اور عمدگی سے کسی دوسری زبان میں ترجمہ نہیں کیا جا سکتا، جتنا کہ بائبل کا کیا جا سکتا ہے۔" مصنّف نے اِس دعوے کی حقیقت واضح کرنے کے لیے مائیکل بیجنٹ (Michael Baigent) کی کتاب The Messianic Legacy سے نہایت عمدہ اقتباسات نقل کیے ہیں۔ چند اجزاء کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

> ---ماہرینِ الٰہیات اور علمائے بائبل صدی بہ صدی بائبل کے ترجمے، بلکہ صحیح تر لفظوں میں غلط ترجمے کے مسائل سے پریشان رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ کوئی نام، لفظ، ترکیب، جملہ یا بیان بول چال کی عبرانی یا ارامی سے یونانی یا لاتینی میں لکھا گیا، اور اِن کے ذریعے کسی جدید زبان میں منتقل ہوا، اور ایسا اکثر ہوا کہ ترجمہ در ترجمہ کے نتیجے میں لفظ/جملہ کو اپنے اصل مفہوم سے سرے سے کوئی تعلق ہی نہ رہا۔---

---

> گزشتہ دو ہزار سالہ دور میں [بائبل کے] بعض مخصوص اقتباسات کی تفہیم کے مسئلے پر مختلف قوموں نے اپنے اپنے دلائل دیے، ایک دوسرے کے خلاف جنگیں کیں اور ایک دوسرے کو بے دریغ قتل کیا۔--- ماضی میں جب آبائے کلیسیا یا دوسرے افراد کو بائبل کے متعدّد تضادات اور متشابہات میں سے کسی ایک سے واسطہ پڑا تو اُنھوں نے قیاس آرائی سے اِس کا مفہوم متعین کیا، اُنھوں نے اس کی تشریح کی کوشش کی۔ ایک دفعہ جب اُن کی قیاس آرائی کا نتیجہ، یعنی تفسیر مان لی گئی تو وہ عقیدے کا حصہ بن گئی، اور صدیاں گزرنے پر پھر یہ مسلّمہ صداقت کی حیثیت اختیار کر گئی، جب کہ قیاس آرائی پر مبنی مفہوم ہرگز صداقت کا درجہ نہیں رکھتا۔

مصنّف نے اقتباسات نقل کرنے اور مصادر کا حوالہ دینے کے سلسلے میں بالعموم مسلّمہ طریقِ کار اختیار نہیں کیا۔ مثلاً اسی باب میں مصنّف نے پہلے ایک دعویٰ نقل کیا ہے اور پھر اس کا جواب دیا ہے، لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دعویٰ کس کا ہے؟ اور کس کتاب سے نقل کیا گیا ہے؟ بعض مقامات پر اِس بات کا تعین کرنا مشکل ہے کہ اقتباس کہاں سے شروع ہوتا ہے اور کہاں ختم ہوتا ہے۔ اِسی طرح یہ

بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اقتباس من وعن نقل کیا گیا ہے، یا مصنّف نے اپنے الفاظ میں اِس کا مفہوم پیش کیا ہے۔ جہاں جہاں حوالہ نقل کیا گیا ہے، بالعموم متن کے اندر ہے۔ اگر کتاب کی آئندہ اشاعت میں حواشی اور حوالے درج کرنے کا کوئی ایک مسلّمہ انداز اپنا لیا جائے تو مفید ہو گا۔ اسی طرح فہرستِ ابواب میں ذیلی عنوانات بھی درج کیے جائیں، تاکہ بیک نظر کتاب کی جامعیت اور گہرائی کا اندازہ ہو جائے۔ مزید برآں کتاب میں "اشاریوں" کا اضافہ کیا جائے جن سے اِس کی افادیت یقیناً دہ چند ہو جائے گی۔

معلوم ہوتا ہے کہ مصنّف نے پروف خود دیکھے ہیں اور اِس کام میں بڑی محنت اور توجّہ سے کام لیا ہے، اس لیے اغلاط بہت کم ہیں۔

مذکورہ بالا فنی کوتاہیوں سے قطع نظر کتاب مسیحیت اور بائبل کے مطالعے میں دلچسپی رکھنے والے اہلِ ذوق کے لیے نہایت مفید ہے اور ایک مختصر لائبریری کی حیثیت رکھتی ہے۔

وحدت کالونی۔ ٹیکسلا — عبدالستار غوری

---

* اٹھارویں صدی کی اُردو مطبوعات (توضیحی فہرست)

انجمن ترقی اُردو نے اپنے قیام کے بعد مولانا شبلی نعمانی کے زیرِ اثر جن اہم علمی و ادبی منصوبوں پر کام کا آغاز کیا تھا، ان میں سے ایک اردو مطبوعات کی جامع فہرست کی تیاری تھی۔ انجمن کے زیر اثر سجاد مرزا بیگ دہلوی کی مرتبہ "الفہرست" [حیدر آباد دکن: نظام پریس (۱۹۲۳ء)] اِس سلسلے کی پہلی کڑی تھی۔ اِس کے بعد اردو مطبوعات کی فہرست سازی کا سلسلہ جاری رہا جس کی صدائے بازگشت گاہے گاہے سنائی دیتی ہے۔ اِس سلسلے کی ایک اہم [اور شاید اب تک آخری] کڑی جناب سلیم الدین قریشی کی زیر نظر فہرست "اٹھارویں صدی کی اردو مطبوعات (توضیحی فہرست)" [اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان (۱۹۹۳ء)، ۹۲ صفحات] ہے۔ جناب قریشی انڈیا آفس لائبریری لندن سے وابستہ ہیں اور ایک عرصے سے اُردو مطبوعات و مخطوطات کی فہرست سازی کا کام کر رہے ہیں۔

"اٹھارویں صدی کی اُردو مطبوعات" ۱۷۲۵ء سے ۱۷۹۹ء تک شائع ہونے والی ۸۶ کتابوں کی توضیحی فہرست ہے۔ ان میں سے زیادہ تر برصغیر سے باہر جرمنی کے شہروں ہالے اور لائپزگ، نیز اٹلی اور برطانیہ کے دارالحکومتوں سے شائع ہوئی ہیں۔ موضوع کے لحاظ سے اِن ۸۶ کتابوں میں زیادہ تنوع نہیں۔ اُردو زبان کے لغت و قواعد اور مسیحی تعلیمات پر مبنی تراجم نمایاں ہیں۔ مسیحی مبشرین نے برصغیر میں اشاعت و ترویج مسیحیت کے لیے مقامی زبانیں سیکھیں، اپنے رفقاء کی رہنمائی کے لیے ان زبانوں